گیت

جس طرح غزل اردو شاعری کی بہت ہی مقبول صنف ہے، اسی طرح ہندی کی شعری اصناف میں گیت کی صنف قدیم زمانے سے مقبول ہے۔ اردو زبان نے جہاں فارسی اور انگریزی کے اثرات قبول کرتے ہوئے فارسی، انگریزی اور دوسری غیر ملکی زبانوں کی صنفوں کو اردو زبان میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے اس طرح شروع ہی سے یہ ہندی کے اثرات قبول کرتی رہی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اردو میں گیت نگاری کی روایت نہ صرف قائم ہو چکی ہے بلکہ یہ ارتقا پذیر بھی ہے۔

گیت ہندی شاعری کی بہت ہی قدیم اور محبوب صنف ہے اور اردو میں ہندی مزاج کی نمائندگی کرنے والی یہ صنف بہت پہلے سے رائج ہے۔ قلی قطب شاہ سے لے کر آج تک کئی شاعروں کے یہاں اس کے نمونے ملتے ہیں۔ یہ دراصل دیہات کے عوام کی معصوم اور پاک دھڑکنوں کی ترجمانی ہے۔ کھیت کھلیان پر جاتے وقت مزدور کسان گنگناتے ہوئے اپنے دلوں کو تازگی بخشنے کے لئے، شادی بیاہ میں رسموں کی ادائیگی کے وقت، لڑکیوں کی رخصتی کے موقع پر جو نغمے گائے جاتے ہیں، وہ گیت ہے۔ اس لئے گیت جذبات کی سچی عکاسی کرتا ہے اور اس میں نغمگی کی کیفیت پائی جاتی ہے۔

گیت کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں ہندی کے نرم و نازک اور سبک رو الفاظ کا ہی استعمال زیادہ ہوتا ہے جس سے گیت میں کافی مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی حلاوت دل چھو لیتی ہے۔ بناوٹ کے اعتبار سے گیت کی ایک خاص اور منفرد شناخت ہے۔ عہد حاضر میں اس صنف کو بخوبی برتنے والے شاعروں میں سلام مچھلی شہری، بیکل اتساہی، اجمل سلطان پوری، زبیر رضوی اور وسیم بریلوی کے نام قابل ذکر ہی نہیں بلکہ قابل فخر ہیں۔

سلام مچھلی شہری

سلام مچھلی شہری کا اصل نام عبدالسلام تھا۔ مچھلی شہر جونپور (یوپی) کا ایک قصبہ ہے جہاں وہ یکم جولائی 192ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام عبدالرزاق تھا اور دادا محمد اسمٰعیل تھے۔ والد کی مالی حالت اچھی نہیں تھی اس لئے سلام مچھلی شہری کسی طرح فیض آباد کے فاربس ہائی اسکول میں داخل ہوئے اور ایک مخلص اللہ قاسم کے بچوں کو پڑھانے لگے۔ فیض آباد میں قیام کے دوران ہی سلام مچھلی شہری سیاست میں دلچسپی لینے لگے جس کے نتیجے میں تحریک آزادی ہند سے بھی وابستہ ہوگئے۔ اسی زمانے میں ان کی شاعری کی بھی ابتدا ہوئی اور وہ تحریک آزادی کے پس منظر میں انقلاب آفریں نظمیں لکھنے لگے۔ سیاست کی وجہ سے ان کی تعلیم بھی متاثر ہوئی۔ میٹرک کے امتحان میں ناکام ہوگئے۔ پھر میٹرک کے مساوی کوئی امتحان پاس کرکے لکھنؤ یونی ورسٹی میں داخلہ لیا۔ لیکن وہاں بھی جلد ہی ان کا تعلیمی سلسلہ منقطع ہوگیا۔ مگر دوسری طرف ان کی تحریکی شاعری زور پکڑنے لگی۔ اسی دوران انہوں نے انقلابی نظموں کا ایک مجموعہ 'میرے نغمے' شائع کیا، جسے برطانوی حکومت نے ضبط کرلیا۔ سلام مچھلی شہری کو منظوم خط لکھنے کی بھی عادت تھی چنانچہ اپنے وقت کے اہم لوگوں کو وہ ایسے خطوط لکھا کرتے تھے۔ خطوط کے سلسلہ میں آچاریہ نریندر سے ان کا رابطہ ہوا اور وہ فیض آباد کے ایک رسالہ 'نغمہ' کے ایڈیٹر ہوئے۔

سلام مچھلی شہری نے اس وقت شاعری شروع کی جب ان کی عمر چودہ سال تھی یعنی 1935ء کے آس پاس ان کی پہلی نظم 'نیرنگ خیال' میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد ہی وہ ترقی پسند تحریک سے ذہنی طور پر متاثر ہوئے۔ لیکن سلام اپنے طور پر بھی کچھ ایسی شاعری کرنا چاہتے تھے کہ اس میں نیرنگی ہو۔ چنانچہ انہوں نے بعض ہیئتی تجربے بھی کئے۔ گیتوں کے مجموعے جیسے 'پایل'، 'بازو بند کھل جائے' اور 'تین ہیرے' اپنے وقت میں بہت مقبول تھے۔ لیکن بنیادی طور پر سلام ترقی پسند ہی رہے۔ ان کی بعض نظمیں اب بھی یاد کی جاتی ہیں۔ ایسی نظموں میں 'سڑک بن رہی ہے' اور 'پنچل کا سانپ' وغیرہ قابل ذکر ہے۔ ان نظموں میں زندگی کے تجربات سادہ ہیں لیکن طرز فکر میں انفرادیت ہے۔ 1944ء میں سلام کا دوسرا مجموعہ 'وسعتیں' شائع ہوا جس میں کچھ نئی اور کچھ پرانی نظمیں ہیں۔

سلام مچھلی شہری نے غزلیں بھی کہی ہیں۔ لیکن ان کی غزلوں میں وہی انقلاب کی لے ہے اور یہ لے کبھی کبھی غربت وافلاس کی دنیا میں انہیں لے جاتی ہے اور یہ دنیا روز اول سے ہی ایک نمایاں موضوع بنی ہوئی ہے۔ 1973ء میں لاہور میں سلام مچھلی شہری کا انتقال ہوگیا۔

گیت

جمنا کی لہریں اٹھتی ہیں
کچھ کہتی، کچھ گاتی ہیں
اور گاتے گاتے سپنوں کی دنیا میں کھو جاتی ہیں
کیا جانے کیا کہہ جاتی ہیں آکاش کے ہنس مکھ تاروں سے
کیا جانے کیا سن جاتی ہیں اس دنیا کے نظاروں سے
جمنا کی لہریں اٹھتی ہیں
کچھ کہتی، کچھ گاتی ہیں
اور گاتے گاتے سپنوں کی دنیا میں کھو جاتی ہیں
شیشے سے بھی نازک لہروں پر کتنی پرچھائیں پڑتی ہیں
جب تاج محل کچھ کہتا ہے ممتاز کی صورت ہنستی ہے
جمنا کی لہریں اٹھتی ہیں
کچھ کہتی، کچھ گاتی ہیں
اور گاتے گاتے سپنوں کی دنیا میں کھو جاتی ہیں
میں ان لہروں پر بھیجوں گی جیون کے ہزاروں خواب ابھی
یہ آنسو، یہ نازک کلیاں، یہ چاندنی، یہ مہتاب ابھی
آشائیں فنا ہو کر بھی جہاں کچھ امرت رس بہاتی ہیں
جمنا کی لہریں اٹھتی ہیں
کچھ کہتی، کچھ گاتی ہیں
اور گاتے گاتے سپنوں کی دنیا میں کھو جاتی ہیں

لفظ و معنی

صنف	۔	شاعری میں قسم کو صنف کہتے ہیں
رائج	۔	جاری، قائم
قلی قطب شاہ	۔	مغلیہ عہد کے آخری دور میں دکن کا آزاد حکمراں
نغمے	۔	گانے
عکاسی	۔	تصویر کشی
نغمگی	۔	موسیقی
سبک رو	۔	ہلکے پھلکے، آسان
حلاوت	۔	مٹھاس
منفرد	۔	جداگانہ
شناخت	۔	پہچان
عہدِ حاضر	۔	موجودہ دور
قابلِ فخر	۔	عزت اور مرتبہ کے قابل
سپنوں	۔	خواب
آکاش	۔	آسمان
نظاروں	۔	مناظر (منظر کی جمع)
گیتا	۔	ایک نسوانی کردار جو اپنے عاشق گھنشیام کی محبوبہ تھی۔
جیون	۔	زندگی
مہتاب	۔	چاند
آشائیں	۔	امیدیں
فنا	۔	ختم ہونا
امرت	۔	آبِ حیات
رس	۔	شربت

آپ نے پڑھا

- جمنا ندی کی حسین لہروں میں زندگی ہے، کچھ درد اور داستان ہے جو ندی اپنی لہروں کے ذریعہ کہنا چاہتی ہے اور لہریں اپنی زبان میں درد دل کو گاتی بھی ہیں۔ لہریں گاتے گاتے خوابوں کی حسین دنیا میں کھو جاتی ہیں۔
- ندی کی یہ لہریں آسمان کے ہنستے ہوئے روشن تاروں کی طرح نہ جانے اپنی حرکت اور عمل کے ذریعہ کیا کہنا چاہتی ہیں؟ لہروں کے اٹھنے گرنے اور اچھلنے میں کیا کیا راز ہے؟ یہ لہریں ہر روز دنیا کے مناظر کو دیکھتی ہیں اور نہ جانے کیا سنتی ہیں اور کیا پاتی ہیں۔
- شیشہ سے بھی نازک اور صاف و شفاف لہروں پر نہ جانے کتنے لوگوں کا عکس پڑتا ہے اور یہ لہریں مختلف پر چھائیوں کو اپنے نازک دامن میں سمیٹ کر نہ جانے کن کا غم غلط کرتی ہیں۔ بے جان عمارت تاج محل بھی اپنی خاموش زبان سے کچھ کہتا ہے جس زبان کو صرف محبوب بیگم ہی سن پاتی ہے اور مسکرا اٹھتی ہے۔ شاعر نے گیتا کے حسین خوابوں سے بہت دور اس کے عاشق گھنشیام کو دردِ فراق میں بنسی بجانے کی تشبیہ پیش کی ہے گویا ندی کی لہروں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔
- جمنا ندی اپنی لہروں میں نہ جانے کتنے درد، غم، تڑپ، کسک اور ہجر و وصال کی پر چھائیوں اور خوابوں کو دیکھ چکی ہے۔ ہزاروں ہزار کے غم، آنسو، نشاط، کرب اور طرب کو اپنی لہروں کے ذریعہ اپنے دامن میں سمیٹے ہوئی ہے اور ابھی ہزاروں ہزار خوابوں کو اپنی لہروں کی گود میں سلائے گی۔ ندی ناامید نہیں ہے۔ ندی کو یقین ہے کہ ان خوابوں کی تعبیر سامنے آئیں گی۔ امید فنا ہو کر بھی محبوب کو امید اور وصل کا امرت رس نوش کراتی ہے۔

معروضی سوالات

1. سلام مچھلی شہری کس صنفِ شاعری کے شاعر ہیں؟

(الف) غزل　　(ب) مرثیہ　　(ج) نظم　　(د) گیت

2. جمنا ندی ہمارے ملک کے کس صوبہ سے زیادہ گزرتی ہے؟

(الف) اتر پردیش　　(ب) ہماچل پردیش　　(ج) اترا کھنڈ　　(د) بہار

3. تاج محل کس مغل بادشاہ نے تعمیر کرائی تھی؟

(الف) ہمایوں　　(ب) اکبر　　(ج) جہانگیر　　(د) شاہجہاں

4. ذیل کے شعر کا دوسرا مصرع پورا کریں۔

کیا جانے کیا کہہ جاتی ہیں ....

5. آکاش کا مترادف لفظ ذیل میں کون ہے؟

(الف) آفتاب (ب) خورشید (ج) افق (د) آسمان

مختصر سوالات

1. سلام مچھلی شہری کی زندگی پر پانچ جملے لکھیے۔
2. مغل بادشاہ شاہجہاں نے تاج محل کیوں تعمیر کی؟
3. گیت لکھنے والے چار مسلم شاعروں کے نام بتائیں۔
4. اس نظم میں شاعر نے کس کو بنسی بجاتے ہوئے پیش کیا ہے؟
5. آشائیں فنا ہو کر کیا بہاتی ہیں؟

طویل سوالات

1. سلام مچھلی شہری کی شاعری اور حالات زندگی پر ایک مضمون لکھیے۔
2. شاعر اپنی نظم 'جمنا کی لہریں اٹھتی ہیں' میں کیا کہنا چاہتا ہے؟ تفصیل سے لکھیے۔
3. مندرجہ ذیل لفظوں سے جملے بنائیے۔

لہریں، نظاروں، حسین، صورت، فنا، نازک، چاندنی، خواب، پرچھائیں، جیون

4. اردو میں گیت کے ارتقاء پر روشنی ڈالیے۔

آیئے، کچھ کریں

1. اپنے اسکول کے کتب خانے یا کسی مشہور کتب خانے سے پانچ اردو شاعروں کے دو دو گیت منتخب کر کے ایک کتابچہ تیار کریں۔
2. اپنے گھر کی عورتوں اور رشتہ دار عورتوں سے گیت سنانے کی فرمائش کریں اور ان کو لکھتے بھی جائیں۔
3. اپنے استاد اور رشتہ دار عورتوں سے گیت کے لہجہ، دھن اور لفظوں کی حسن ادائیگی کو سیکھیں اور اس کی مشق برابر کرتے رہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]